بیوہ اگر نصاب کی مالکہ ہو، تو اس پر زکاۃ کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12928

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1445ھ/25 جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوہ اگر نصاب کی مالکہ ہو، تو کیا اس پر زکاۃ فرض ہوتی ہے؟ اور جو بیوہ صاحبہ نصاب ہونے کے باوجود اس بنا پر زکاۃ ادا نہ کرے کہ وہ بیوہ ہے اور بیوہ پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکاۃ اعظم فرائضِ دین اور اہم ارکانِ اسلام میں سے ہے، اس کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور مختلف انداز میں بندوں کو زکاۃ کی ادائیگی کی طرف بلایا۔ قرآن کریم میں نازل فرمانِ خداوندی اور حدیث میں وارد ارشادِ نبوی کے مطابق ہر مسلمان مرد و عورت جو عاقل، بالغ، آزاد، صاحبِ نصاب ہو اور اس کے نصاب پر سال گزر گیا ہو، تو اس پر اپنے مال کی زکاۃ نکالنا فرض ہے، بیوہ جب صاحبہ نصاب ہے تو وہ بھی اس حکم میں داخل ہے کہ وہ بھی شرعی احکام کی پابند ہے، بیوہ ہو جانے کی وجہ سے وہ اس حکم سے باہر نہیں نکل سکتی۔

زکاۃ فرض ہونے کے باجود زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے خدائے ذوالجلال نے دردناک عذاب کی بشارت دی ہے، زکاۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے بروزِ قیامت یہی مال ان لوگوں کی جان کے لئے وبال بن جائے گا کہ یہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس تپے ہوئے مال سے ان کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو برابر داغا جائے گا اور حدیث پاک کے مطابق جس مال کی زکاۃ ادا نہ کی جائے وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر بطورِ عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بھی مختلف حدیثوں میں زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے مختلف وعیدات بیان کی گئی اور زکاۃ کی ادائیگی نہ کرنے پر بیان کی گئی آفتیں وہ نہیں جن کو برداشت کیا جا سکے، ایک کمزور و ناتواں انسان

کی کیا جان جو ان آفتوں کو برداشت کر سکے کہ یہ آفتیں اگر سخت پہاڑوں پر ڈال دی جائیں، تو سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔ العیاذ باللہ تعالی من ذلك۔ لہٰذا جو بیوہ صاحبۂ نصاب ہو، اس پر لازم ہے کہ زکاۃ فرض ہو جانے کی صورت میں بلا تاخیر فوراً اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے، زکاۃ فرض ہو جانے کے بعد اس کی ادائیگی نہ کرنا یا ادائیگی میں تاخیر کرنا، دونوں گناہ ہیں۔

زکوٰۃ کی فرضیت سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ" ترجمہ کنزالایمان: "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔" (پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 43)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 17، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ترمذی شریف کی حدیثِ مبارک میں ہے: "عن ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بعث معاذا إلی الیمن فقال لہ إنک تأتي قوما أھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ۔۔۔ فان ھم اطاعوا لذلک فأعلمھم أن اللہ افترض علیھم صدقۃ في أموالھم تؤخذ من أغنیائھم و ترد علی فقرائھم" یعنی حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تم اہل کتاب کی ایک جماعت کے پاس جا رہے ہو۔ تم ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، پھر اگر وہ اس کی اطاعت کر لیں، تو تم انہیں یہ بات سکھلانا کہ اللہ عزوجل نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، یہ زکوٰۃ مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے۔ (سنن الترمذي، جلد 3، صفحہ 12، مطبوعہ: مصر)

وجوبِ زکوٰۃ کی شرائط سے متعلق ملتقی الابحر، کنزالدقائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "و شرط وجوبھا العقل و البلوغ و الاسلام و الحریۃ و ملک النصاب حولی فارغ عن الدین و حاجتہ الاصلیۃ نام و لو تقدیراً۔" یعنی زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں: عاقل ہونا، بالغ ہونا، مسلمان ہونا، آزاد ہونا، ایسے نصاب کا مالک ہونا جس پر سال گزر چکا ہو، اور وہ نصاب قرض اور حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو اور مال کا نامی ہونا اگرچہ تقدیراً ہو۔ (کنز الدقائق، صفحہ 203، مطبوعہ: دار السراج)

زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو عذاب دیئے جانے سے متعلق قرآن پاک میں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: "وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۳۴) یَّوْمَ

يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (۳۵) "ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (پارہ 10، سورۃ التوبہ، آیت 34-35)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مذکورہ دردناک عذاب ان بخیلوں کو اس دن ہوگا جب ان کے جمع کردہ سونے چاندی کو یا دوسرے زکاتی مال کی قیمت کے سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جاوے گا، ان پر آگ دھونکی جاوے گی پھر اس تپے ہوئے سونے چاندی سے ان کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو برابر داغا جاوے گا ، جس کی تکلیف ان کی برداشت سے باہر ہوگی اور ساتھ میں رب تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی کہا جاوے گا کہ یہ اس جرم کی سزا ہے جو تم نے ہمارے دیئے ہوئے مال کو کنز بنا کر جوڑے رکھا، اگر اسے کنز نہ بناتے تو اس مال پر ثواب پاتے، اب کنز دفینہ بنانے کا مزہ اچھی طرح چکھو" (تفسیرِ نعیمی، جلد 10، صفحہ 269، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من آتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا أقرع، له زبيبتان، يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني بشدقيه ثم يقول أنا مالك أنا كنزك ثم تلا {لا يحسبن الذين يبخلون} الآية "یعنی جس اللہ پاک نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ "(ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا) (صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 106، دار طوق النجاة)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"زکوٰۃ اعظم فروضِ دین و اہم ارکانِ اسلام سے ہے ،ولہٰذا قرآنِ عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرضِ اہم کی طرف بلایا"(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ172، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

زکاۃ نہ دینے والوں سے متعلق کئی احادیث بیان کرنے کے بعد امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"غرض زکاۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنا چاہئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں"(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ178، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے:"زکاۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گناہگار و مردود الشہادۃ ہے"(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ874، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے:"حولانِ حول (یعنی زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے) کے بعد ادائے زکوٰۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا، گناہ گار ہو گا۔"(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ202، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم